

# PalArch's Journal of Archaeology of Egypt / Egyptology

## AN ANALYTICAL STUDY OF WOMEN'S SOCIAL AND PSYCHOLOGICAL PROBLEMS IN PASHTUN SOCIETY

*Dr. Shukriya Qadar*

Assistant Professor, Department of Pashto, AWKU Mardan.

**Dr. Shukriya Qadar. An Analytical Study Of Women's Social And Psychological Problems In Pashtun Society-- Palarch's Journal Of Archaeology Of Egypt/Egyptology 20(1), 1015-1021. ISSN 1567-214x**

**Keywords:** Sacrifice, Devotion, Society, Patience, Divert, Delicate.

### ABSTRACT

Women are thought to be symbols of sacrifice and devotion in Pashtun society, with the expectations of unquestioned obedience. They are seen as the living essence of their family and are either protected or sacrificed for the honor of the family. They do not have the opportunity to live their own lives independently. They constantly bear the burden of sacrifice and the hopes associated with it. They endure every hardship with patience. They do not wish to ignite the fire through protest and rebellion, which would lead to centuries of bloodshed. They divert the path of storms with their delicate bodies and continue to flow like sweet and clear springs of peace, with the aim of maintaining the balance of this society.

د هر قوم او اولس په تولنه کښي یو اهم کردار وي او دغه کردار د تولني او اولس نر او بشخي دواړه د خپل خپل فطرت ، صلاحیت او مزاج مطابق لوبوې . پښته تولنه کښي هم د وګرو خپل خپل کردار دے چي د نارنه سره سره پکښي د بشخي هم خپل خانګړے کردار دے چي دلته ئي لنده جائزه اخستن ضروري دي ، خو ددي جائزه نه وراندي د بشخي هم په مجموعي کردار لندې شان وضاحتی خبری کوو او بیا په پښته معاشره کښي د بشخي د کردار په قله وضاحتی بحث کوو.

په تولنه کښي د بشخي کردار:.

ダメعاشری په چوکات کښي کردار ته رېږد په خنه نظرکنټل شې ددغه وجه د بشخي خاموشۍ هم ووه، بشخه په هر قام او زمانه کښي مظلومه پاتي شوي ده. بشخه یاد کور ده یاکنکور ده، بشخی به څه ګنروی او دخري به څه سته وئي او داسي نوري دېږي خبری . بشخه که مور ده، که لور ده غرض داچي په هر یورشته کښي چي په هر یو رشتہ کښي چي دکوم اهمیت حق لري هغه ورنه نه دی ترلاسه شوي. داټلسماي صدى پوري دحوالوريال خاموشه پاتي شوي دي په نولسمه صدى کښي بشخه راپیداريروي او دخپل حق دېپاره او از پورته کولو کوشش کوي.

کله چي موږ په تولنه کښي د بشخي د کردار خبره کوو نو ورومبې دی ته کتل پکار دي چي په مختلفو دورونو ، تهذبیونو ، مذهبیونو او د مختلفو قومونو په سماجي پس منظر کښي د بشخی کردار مختلف پاتي شوے ده . او په دغه کردار هم یو سرسري نظر اچول پکار دي . د بشخی په کردار د نظر اچولو سره دا هم ضروري دي چي په تولنه کښي د بشخی او سړي خپلو کښي تعلق او رشتہ څنګه پاتي شوي ده او په تولنه کښي د سړو د موجودګی سره بشخی خپل کردار

خنگه لوپولے دے۔ پہ دی حقلہ نامور دانشور پروفیسر سعید احمد رفیق پہ خبل اردو کتاب ”بنت حوا“ کتبی داسی لیکی!

”کونسا ایسا مرد بوگا، جس نے عورت کے متعلق کبھی بھی نہ سوچا بو، یہ نہیں کہ عورت مرد کے متعلق نہیں سوچتی۔ سوچتی وہ بھی ہے، لیکن خاموش رہتی ہے۔ وہ صرف مان، بہن، بیٹی اور بیوی نہیں بلکہ وہ خود ایک بستی ہے۔ جس طرح مرد باپ، بھائی، بیٹا اور خاؤند سب کچھ ہوتا ہے، لیکن ان سب سے پہلے وہ ایک شخص ہوتا ہے، فرد ہوتا ہے۔ اس کی شناخت اس کی اپنی ذات کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک عورت مختلف رشتون میں منسلک ہونے کے باوجود فرد ہوتی ہے اس لیے اس کی شناخت اس کی اپنی ذات کی وجہ سے ہونی چاہیے۔ یہ نہیں کہ اسے ان رشتون سے انکار ہے۔ نہیں بالکل نہیں۔ لیکن ان رشتون کے علاوہ بھی ایک اور رشتہ بھی ہے، جس سے وہ سب سے زیادہ مضبوطی سے منسلک ہے اور یہ رشتہ اس کی اپنی ذات ہے۔“<sup>(1)</sup>

پہ دغہ اقتباس کتبی مونبر وکتل چی د بنخی مختلف رنگونہ، شکلونہ اور کردارونہ پاتی شوی دی خود تولو نہ اہم رشتہ اور پیژنڈکلوئی دا دھ چی بنخے دیوی مور، خور، لور، کوروڈانی او نورو گنو رشتہ سره سرہ یوہ بنخے ذات ہم دھ چی پہ تولنہ کتبی د خپل دغہ انفرادی ذات پہ وسیلہ ہم یو کردار لری او ہم دغہ ددی د تولو نہ اہم او مضبوط کردار دے۔ د بنخی د ذکر شوو رشتہ او خپل دغہ انفرادی ذات پہ نظر کتبی ساتلو سرہ چی مونبر د بنخی سماجی کردار تھ گورو نو راتھ ٹرگنڈیری چی بنخی تھ پہ ہر نظام کتبی سپک کتلي شوی دی۔ بنخے معاشی طور سرہ ہکموزری دہ۔ تراویسہ هغہ مقام نہ وی ورکرے شوے دکوم چی هغہ حقدارہ دہ۔ بنخے پہ خپل سماجی ژونڈ کتبی د ہنونے ستونزو سرہ ہم مخ وی خود دغو ستونزو باوجود هغہ خپل کردار لوپی۔ د بنخی ددغہ سماجی کردار پہ حقلہ بناغلی سعید احمد رفیق لیکی!

”عورت کو زندگی کے جس پہلو میں مرد کی طرف سے سب سے زیادہ نابرابری اور غیر مساویانہ رویہ اور سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے، وہ سماجی اور معاشرتی پہلو ہے، بہت کم خاندان ایسے ہوتے ہیں، جہاں لڑکی کے پیدا ہونے پر اسے بنسی خوشی خوش آمدید کہا جاتا ہے۔ مان ایسی خاموش سی بوجاتی ہے، جیسے اس سے کوئی بڑی غلطی ہو گئی ہے۔ باپ کا منہ اتر جاتا ہے۔ باقی رشتہ دار دوسروں کو مبارکباد دینا بھول کر ایک دوسرے کو تسلی دینے لگتے ہیں۔ باپ یہ بھول جاتا ہے کہ لڑکا یا لڑکی ہونے کا ذمہ دار وہ خود ہے، لڑکے اور لڑکی کی پرورش میں جو فرق رکھا جاتا ہے، وہ اس قدر واضح ہے کہ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔“<sup>(2)</sup>

اویس چی پہ دغہ مجموعی تناظر کتبی غور کو نو پہ مختلفو تھیبیونو او مذہبی پس منظر کتبی ہم د بنخی یو کردار پہ نظر راہی چی د تولو نہ بنیادی کردار پکتبی د اسلام دے۔ بناغلی سعید احمد رفیق پہ خپل کتاب ”بنت حوا“ کتبی د بنخی پہ سماجی کردار تفصیل سرہ بحث کرے دے او د اسلام نہ مخکبی مذہبیونو حوالی ئی ہم ورکری دی۔ دعسی هغہ د بورپ، امریکی، چین، جاپان او ایشیاء د ہنونو تھیبیونو ذکر ہم کرے دے او پہ دغو تھیبیونو کتبی د بنخی پہ کردار ئی ہم تحقیق کرے دے۔ پہ دغہ تفصیلی بحث کتبی هغہ د ہنونو ہغونا نقادانو نثارات ہم ذکر کری دی ٹھوک چی پہ اسلام کتبی د بنخی پہ مقام اعتراف لری خو بیا پہ اسلام کتبی د بنخی پہ اعلیٰ او ارفع مقام ئی ہم بحث کرے دے چی دلته مونبر صرف دغہ اسلامی تعلیمات او کردار باندی مختصراً بحث کو وی بیا پہ پیشته تولنہ کتبی د بنخی پہ سماجی او نفسیاتی ارخ تبصرہ کوو۔

#### د بنخی مقام او کردار پہ اسلام کتبی:

د اسلام نہ مخکبی د عربو پہ معاشرہ کتبی د بنخی مقام دپر تبت او کمتر و خود اسلام راتک نہ پس بنخی تھ چی کوم مقام، اہمیت او مرتبہ ورکرے شوہ۔ د دنیا پہ مذہبیونو کتبی د هغی مثال نہ پیداکیری۔ قرآن کریم کتبی دپر آیاتونو اؤ دینوں کتبی بنخی اؤسری لا برابر درجہ ورکرے شوی دہ۔ بناغلی سعید احمد رفیق دی کتبی د قرآن او حدیث د تعليماتو پہ ریا کتبی لیکلی دی چی!

”قرآن کریم میں متعدد آیات اور متعدد احادیث نبی میں مرد اور عورت کو برابر درجہ دیا گیا ہے اور ان میں بحیثیت انسان کی قسم کا فرق ملاحظہ نہیں رکھا گیا۔ ان میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مرد اور عورت میں پیدائش کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، کیونکہ دونوں ایک بی بستی کی اولاد ہیں۔“ اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدائیں“<sup>(1)(۲)</sup> (ترجمہ مولانا اشرف علی تھانوی)“ اے لوگو! ابم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنیا کہ ایک دوسرے کو شناخت کرسکو۔“<sup>(۱۳:۴۹)</sup>“ اس نے تم لوگوں کو تن واحد سے پیدا کیا اور پھر اسی نے اسکا جوڑا بنیا“<sup>(۶:۳۹)</sup>“ مرد اور عورت کا طریق تخلیق بھی ایک بے اور اس میں کوئی فرق نہیں اور اللہ تعالیٰ نے تم کو (ضمناً) مٹی سے پیدا کیا اور پھر (استقلالاً) نطفہ سے پیدا

کیا ، پھر تم کو جوڑے جوڑے بنایا" (۱۱:۳۵)" اور وہی دونوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے ، جب وہ رحم میں ڈالا جاتا ہے۔" (۴۶:۴۵:۵۳)" اور یہ کہ وہی دوں قسم یعنی نر اور مادہ کو نطفہ سے بناتا ہے۔" (۴۵:۵۴)" کیا یہ شخص (ابتداء میں محضر) ایک قطرہ منی نہ تھا ، جو ٹپکایا گیا تھا ، پھر وہ خون کا لوٹھڑا ہو گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (اس کوانسان) بنایا۔ پھر اعظام درست کیے ، پھر اس کی دو فسمیں کر دین ، مرد اور عورت" (۳۷:۷۵ تا ۳۹) " اور پھر ہم نے انسان کو مٹی کے خلاصہ (یعنی لحدا) سے بنایا۔ پھر ہم نے اس کو نطفہ سے بنایا جو کہ (ایک مدت معینہ تک) ایک محفوظ مقام (رحم) میں رہا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوٹھڑا بنا دیا۔ اور پھر ہم نے اس خون کے لوٹھڑے کو (گوشت) بوٹی بنادیا۔ پھر ہم نے اس بوٹی کے بعض اجزاء کو بٹیا بنادیا اور پھر ہم نے بٹیوں پر گوشت چڑھایا۔ پھر ہم نے (اس میں روح ڈال کر) اس کو ایک دوسرا بی (طرح کی) مخلوق بنادیا۔ سو کیسی بڑی شان بے اللہ کی ، جو تمام صناعوں سے بڑھ کر بے۔"<sup>(3)</sup>

اسلام د انسان په حیث نر او بنھی دوا رو ته برابر مقام ور کرے دے او عموماً قرآن حکیم د بنھی او نر د برابرو حقوق او اهمیت تذکرہ کری د - سعید احمد رفیق په هم دغه لر کبندی ور اندي لیکي!

"مرد اور عورت ایک دوسرے کے رفیق ہیں ، ایک دوسرے کے اعضاء ہیں۔ ان کا رتبہ برابر اور یکسان ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔" مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں۔ نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں۔ ان لوگوں پر ضرور اللہ تعالیٰ رحمت کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ قادر (مطلق) ہے حکمت والا ہے۔" (۷۱:۹)" سو منظور کیا ان کی درخواص کو ان کے رب نے ، اس وجہ سے کہ میں کسی شخص کے کام کو ، جو کہ تم میں سے کام کرنے والا ہو ، اکارت نہیں کرتا ، خواہ مرد ہو یا عورت۔ تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو۔ سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں دئے گئے۔ میری راہ میں ، اور جہاد کیا اور شبید بوگئے ، ضرور ان لوگوں کی تمام خطائیں معاف کر دوں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا ، جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی یہ عیوض ملے گا اللہ کے پاس اور اللہ ہی کے پاس اچھا عیوض ہے" (۱۹۵:۳)" وہ (تمہاری بیویاں) تمہارے واسطے لباس ہیں اور تم ان کے واسطے لباس ہو" (۱۸۷:۲) بے شک اسلام کے کام کرنے والے مرد اور اسلام کے کام کرنے والی عورتیں ، اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانے والی عورتیں ، اور فرمابندراری کرنے والے مرد اور فرمابندراری کرنے والی عورتیں ، اور راستباز مرد اور راستباز عورتیں ، اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں ، اور اپنی شرمگابوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور بکثرت خدا کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ، ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے معرفت اور اجر عظیم تیار کر رکھا ہے۔"<sup>(4)</sup>

هم دغه رائی داکٹر نصیر احمد ناصر ہم لری - هغہ دی لر کبندی داسی لیکي!  
"ادیان عالم اور اقوام عالم کی عمرانیات کے مقابلی مطالعہ سے ابل عقل سلیم کا اس نتیجے پر پہنچنا ناگزیر ہے کہ اسلام نے عورت کو اپنے معاشرے میں جو مقام دیا ہے وہ فطری ہے ، اور ان بناء پر احسن و اعلیٰ اور افضل و موزون ترین ہے۔"<sup>(5)</sup>

داکٹر نصیر احمد ناصر چی د قرآن او حديث په رنا کبندی د بنھی د مقام او کردار اهمیت بیانوی نو تر دپرہ حده د هغہ تحقیق د بناغلی سعید احمد رفیق د تحقیق سره سموں او نزدیکت لری - هغہ لیکي چی!

"اسلام عورت کو مرد کا لباس سمجھتا ہے۔ یہ از بس اہم ذمہ داری قول قرآن ہے۔ اس کے معنی ہیں کہ صنف جملیہ مرد کی شخصیت کی زینت بھی ہے اور اس کے عیوب کا پرده بھی۔ مرد مناکحت کے ذریعے شوبر بنتا ہے تو عورت اس کی ہے سفر و ہم نفس اور شریک حیات بن جاتی ہے۔ بیوی بن کر وہ اس کا گھر بستی اور اپنے جمال اور محبت و رحمت ، نیز پیارے بچوں سے اسے حسن و المأب بنا دیتی ہے۔ اس کے نتیجے میں مرد کی شخصیت وقار و اعتبار سے مزین ہوجاتی ہے اور معاشرتی زندگی میں وہ معتبر و موقر شخص کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ عورت اپنے شوبر کی محافظت بھی ہوتی ہے۔ جس طرح لباس بدن کو موسمی اثرات اور مضرات رسان اشیاء سے محفوظ رکھتا ہے ، اسی طرح عورت بھی مرد کو فحاشی و منکرات سے محفوظ رکھنے پہنمؤثر کردار ادا کرتی ہے ، نیز اس کی شخصیت مرد کے عیوب کا پرده بھی بن جاتی ہے اور اس کی کمزوریوں کی پرده پوشی بھی کرتی ہے۔ اس طرح اس کا وقار و اعتبار اور جمال بن جاتی ہے۔ جسم و لباس کی طرح ، مرد اور عورت کا بھی چولی دامن کا ساتھ ہے اور دونوں ایک دوسرے کے لیے لازم ملزم ہیں۔ مرد اور عورت ایک دوسرے کی زینت بھی ہے۔"<sup>(6)</sup>

اوں په دغہ تناظر کبni چی په دین اسلام کبni بنخی د مقام ، مرتبی او اهمیت وضاحت اوشو نو په مجموعی توگه هم د بنخی د اهمیت ، کردار او مقام په حقله د خو دانشورو تاثرات وراندی کوو چی دا خبره په مجموعی توگه هم خرگنده شي۔

#### د ھنو دانشورو تاثرات:

د بنخی په مقام او مرتبه د نری دپرو غنو او درنو دانشورو وخت په وخت خبره کري ده او پخپله د اسلام ، قرآن او حدیث په حواله هم خبره اوشوه خو دلته د قرآن ، حدیث او ھنو شخصیاتو شخصی او ذاتی رای هم وراندی کولے شي چی په نری کبni په مجموعی توگه د بنخی د کردار او پوزیشن وضاحت وشي - دغہ متفرق تاثرات او رائی بناغلی انوار الحق په خپله یوه مقاله کبni رائق کري دی چی مونږ تری دلته استفاده کوو!

”عورتیں مرد کا لباس اور مرد عورتوں کا - عورتیں مردوں کی کھیتیاں بیں۔ (قرآن) دنیا اور دنیاکی تمام نعمتیں اچھی اور خوبصورت بیں لیکن ان سے بھی زیادہ خوبصورت اور پرہیزگار عورت ہے۔

عورت گھر کا اجالا ہے - جس گھر میں عورت نہیں اس میں خوشی اور اجالا نہیں۔(حدیث)

عورت کی حکمت گھر کو آباد رکھتی ہے۔(حضرت سلیمان علیہ السلام)

جس گھر میں عورت نہیں بوتی وباں سعادت کے فرشتے قدم نہیں رکھتے۔ (سکندراعظم)

عورت زندگی کی ساتھی اور دکھ درد میں مرد کی معاون ہے۔(گوٹے)

عورت کی گود انسان کا پہلا مکتب اور گھوارہ ہے۔(والٹر)

عورت سب سے اچھا اور سب سے آخری آسمانی تحفہ ہے۔(ملتن)

عورت کو خدا نے صرف محبت کے لیے پیدا کیا۔(رومیو)

عورت ہی وہ واحد ہستی ہے جو عشق و محبت کی حقیقت کو پہچانتی ہے۔(شیلر)

اے عورت تو وہ بے جن کے لیے میں چابتا ہوں کہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ اور کچھ میرے پاس نہیں ہے وہ بھی تیرے قدموں پر نچھاڑ کردوں (شکسپیر)

قدیم زمانے سے لے کر اس وقت تک عورت قربانیوں کے پیش کرنے اور مذبی قوانین کی توسعی میں کامل توجیہ کے ساتھ پیش پیش ہے - اور عورت بی مقدس قوانین کی پرورش کرتی ہے۔(رگ وید)۔<sup>(7)</sup>

د بنخی دغہ مجموعی کردار او مقام خرگندلو نہ پس اوں په پینتھے تولنه کبni د بنخی په سماجی کردار او مقام لنده تبصرہ کولے شي -

#### بنخے په پینتون سماج کبni:

کله چی په پینتھے تولنه کبni د بنخی دفسیاتو غور کولے شي او په دغہ معاشرہ کبni د بنخی د کردار او مقام جائزہ اخستنے شی نو منفی او مثبت دواړه قسمه روئی مخی ته راحی - د پینتون سماج په حقله دا تاثر عام دے چی دلته سروي په بنخو حاکمان دی او په بنخو د سرو له خوا د جبر او شدت تاثر هم مخی ته راحی - خو که مشاهدہ وکرے شي نو دا تاثر یواحی په پینتون سماج کبni نه دے بلکی د تاریخ په هر دور کبni په هر تهذیب او هرہ تولنه کبni ددی تاثر مشاهدہ کیبلے شي - ددی بر عکس کہ په پینتون سماج کبni د بنخی مقام او کردار ته غور وشی نو دپر مثبت ارجونه هم په نظر راتلے شي - په پینتون ادب کبni د بنخی دفسیاتو او سماجی روئیو دغہ دواړه ارخونه خرگند کرے شوی دی خو د ادب نه علاوہ په مجموعی توگه هم په پینتون سماج کبni د بنخی د کردار ، دفسیاتو او سماجی روئیو جائزہ اخستنے کپدے شي - دی لر کبni د سید انوار الحق د تجزیه د غور ور ده - هغه لیکی!

”ایک طرف تو پینتون مرد کی اپنی اس شریک حیات عورت ذات کی طرف سے بے اعتنائی ، چشم پوشی اور غصب حقوق دیکھئے اور دوسرا طرف اس پیکر ایثار و وفا پشتور عورت کا صبر و استقامت اور قوت برداشت ملاحظہ کیجئے کہ مرد کے یہ ظلم و ستم اور جبر و تعدی سب کچھ کس خنده پیشانی ، حوصلہ اور ضبط و تحمل کے ساتھ قول کے بوئے ہے اور آج تک خود مرد کے خلاف اف تک زبان پر کبھی نہیں لائی - بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے آب کو ازل سے اسی سلوک کی مستحق سمجھتی ہو ، اس لیے مخالفت کا تصور تک اس کے ذین میں نہیں آتا۔ صوبہ سرحد کی اکثریت یعنی تقریباً پچاسی فی صدی آبادی دیہاتی ہے - اور گاؤں دیہات ویسے تو ہر جگہ اور بر ملک کے مگر علی الخصوص سرحد میں تعلیمی تمدنی ترقیوں سے بہت حد تک ناشنا بے بہرہ واقع بوئے بیں - اس لیے من حیث القوم پینتون عورت کی زندگی کا کہیں اگر بنظر غائز مطالعہ کیا جاسکتا ہے تو وہ یہی دیہات

بیں - پشتوں عورت ایک بے مثال کردار کی مالک اور بے نظیر محسن کی حامل ہے۔ گھر کے کام کاج میں لکھریاں لانا، پانی بھرنا، کپڑے دھونا، سینا پرونا، کوئشا، جسمانی مشقتوں تو تمام مشرقی اقوام نے اپنی عورتوں کے سپرد کر رکھی ہیں۔ لیکن پشتوں عورت ان تمام امور خانہ داری کو بہ تمام و کمال سمبال لینے کے علاوہ جو کمال رکھتی ہے اس کی مثال دوسرا اقوام دخل میں پیش کرنا محل ہے۔<sup>(8)</sup>

بنخُہ ہر خو کہ پہ فطری تو گہ د نازکو جذباتو ترجمانہ ده او د حسن و جمال خاصہ لري خو پہ پشتوں سماج کبندی د بنخُہ د جمال سره سره د هغی د جلال ارخ ہم جوت دے۔ خو ددغہ شاعرانہ تاثر نہ علاوہ ہم د سید انوار الحق پہ خیال د پشتوں سماج بنخُہ ہم دغہ قسمہ نفسیات لري۔ هغہ پہ دی حقلہ لیکی!

”پشتوں عورت شروع سے نہایت نفس کش واقع ہوئی ہے۔ وہ ذاتی آرائش و نمائش حسن و جمال سے محترز چلی آرہی ہے۔ بہت کم زیور پہنچتی ہے۔ اور لباس میں کوئی ایسے بھڑکیے رنگ نہیں استعمال کری۔ جو دماغ میں کوئی خاص تحریک پیدا کریں۔ اس کا لباس عموماً سادہ دیکرناگ سیاہ ہوتا ہے۔ اسے مرد سے حد درجہ الفت و موالست ہے بلکہ اس کے ناموس اور اس کی عزت پر بر دم فدا ہے۔ عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک دوشیزہ جس کی ابھی نامزدگی ہی ہوئی ہے مسنوں مرد کے اچانک مرجانے کے بعد اس نے دوسرا جگہ شادی سے انکار کر دیا ہے۔ اور ساری عمر نہایت عزت و عفت اور صبر سکون سے اپنے ماں باپ کے پاں گزار دی۔ یا ماں باپ کو خلاف مرضی شادی کرتے دیکھ کر شادی سے ہی انکار کر دیا۔ یا شادی ہوتے ہی بیوہ ہو گئی پھر بھی بقید زندگی خاموشی اور بہت سے گزار دی اور عقد ثانی نہیں کیا۔ اور اگر کسی عورت نے ایسا کیا تو اسے معیوب و مغموم سمجھا۔ بلکہ خود عورت اپنے دوسرا نکاح کو اس اصطلاح میں ظاہر کرے گی۔ کہ سر پر خاک ڈلای ہے یعنی دوسرا شادی کی ہے۔ شوبر کے ساتھ انتہائی عُسرت و تہی دستی میں بھی بخوشی گذارہ کرتی ہے اور حرف شکایت زبان پہ نہیں لاتی۔ اپنی عفت و عصمت کی کود محافظ و نگران رہتی ہے۔ اپنے خاندان کی عزت و وقار اور اپنے مرد کے ننگ و ناموس پر حد درجہ شیفته اور آبائی وضعداری کا پاس رکھنے والی ہے۔ خاندانی یا قبائلی لڑائیوں میں اکثر مردوں کے دوش بدوش لڑتی ہے۔ اور اگر کبھی اسلحہ استعمال نہیں کر سکتی تو بے دریغ و بے دھڑک میدان جنگ و محاربہ میں پہنچ کر اپنے مردوں کی بہر ممکن مددو معاذونت کرتی ہے۔ مہمان نوازی اور حسن خلق میں مرد سے سبقت لے گئی ہے۔ لیجئے ہم آپ کو اس کی زندگی کا ایک اور روشن پہلو بتلاتے ہیں۔ جس سے آپ اس کے دماغ کے مدارج اعلیٰ اس کے ذہن اور فکر و خیال کی بلند پروازی کا اندازہ لگاسکیں گے اور آپ معلوم کرسکیں گے کہ اس بہ ظاہر پسمنہ و پس افتدادہ قوم کی عورت علم و ادب کی شاپرہا پر کسی قدر جاچکی ہے پہاں ہم اس مسئلہ کی مابینی اور نفسیاتی جہت کو قصدًا نظر انداز کرتے ہیں کہ عورت کا ادبیات سے براہ راست کیونکر اور کیا تعلق ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ چونکہ عورت ذات ازروئے خلق و آفرینش نہایت حساس اور نازک طبع واقع ہوئی ہے وہ فطرتاً لطیف ترین جذبات اور نازک ترین احساسات لئے ہوتی ہے۔“<sup>(9)</sup>

د پشتو نومیالی لیکوالہ زیتون بانو او سلمی<sup>1</sup> شاهین بی بی د تور سری پہ نوم یو کتاب مرتب کر دے چی پکبندی ئی د پشتوں سماج د بنخُہ نفسیات د نورو تہذیبو نو او تولنو د بنخُونہ خانگری او منفرد گلی دی۔ اؤ لیکلی ئی دی چی ”ایسے بی بے شمار تہذیبی پہلو بیں جن کی سخت پابندی اور حد بندی نے یہاں کی عورت کو جینے کا شعور بھی بخشا ہے اور مرنے کا سلیقہ بھی ، انہی حالات میں پشتوں عورت نے زندگی کا جو طریقہ اختیار کیا ہے یا جو اسیے حالات میں زندہ رہنے کا حوصلہ رکھتی ہے۔ اس نے شاید دوسرا اقوام کے مقابلے میں پشتوں عورت کو ایک امتیازی حیثیت دی ہے۔ جب اور پابندی کے سخت ماحول نے فطرتاً بر پشتوں عورت کو شاعرہ بنا دیا ہے۔ پشتو فوکلور کا ۸۵٪ عورتوں کا تخلیق کر دے ہے۔ خصوصاً پشتو ٹپہ یہ ایک صنف پشتوں عورت نے ایسی تخلیق کی ہے جس میں براہ راست بھی اور تئیلی انداز میں بھی اپنے دل کی بات کہ جاتی ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جامعیت میں پشتو ٹپہ کا مقابلہ دنی کی شاعری کی کوئی صنف بہ مشکل کرسکتی ہے۔ زندگی کی تصویر میں پشتو ٹپہ پشتوں عورت کی زندگی کی حقیقتون، نفسیات اور معاشرتی رویوں اور ساتھ میں پشتوں معاشرے کے معاشرتی کی بھرپور عکاسی کرتی ہے۔“<sup>(10)</sup>

پہ ہم دغہ لیک کبندی هغوئی د پشتو نہایت جلالی صفات داسی بیانوی۔

”مردوں کی شانہ بشانہ زندگی کے بڑے موڑ پر ساتھ دینے والی پشتوں عورت صرف گھرداری تک محدود نہیں وہ خود پشتوں معاشرے کو مٹھی میں دبائے ہوئے جرات مندی سے خود اس ظالم نظام اور تقافت کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کر چکی ہے اور اس کو آئندہ نسلوں تی بڑے فخر سے منتقل کرتی چلی آرہی ہے۔ اور اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہے بلکہ حقیقت کو نظر انداز کرتی چلی آرہی ہے۔ کہ اس قانون اور اس نظام نے خود اس کو کیا دیا۔ اس میں شک نہیں کہ پشتوں نے عورت کو غیرت اور تقدس کا انوکھا رنگ دیا ہے اور یہاں کی اکثر جنگوں

کی بنیاد میں پشتوں عورت کی عزت کا خیال کار فرما نظر آتا ہے۔ لیکن ساتھ میں جن مشکلات سے پشتوں عورت کو گُرنا پڑتا ہے شاید اس کا حوصلہ کوئی دوسرا عورت نہ رکھتی۔“<sup>(11)</sup>

پشتوه بُنْحَه په خپل سماج او گلتوري ماحول کبني د سرو سره اوږه په اوږه د ډېر سختيو مشقتونو مقابله کوي او په هره موقعه د قرباني او محت خرگندونه کوي۔ د زيتون بانو او سلمي<sup>1</sup> شاهين په قول!

”پشتوں معاشرے میں عورت کو ایثار اور قربانی کا سمبول سمجھا جاتا ہے اس سے پوری فرمابندرداری کی توقع کی جاتی ہے۔ وہ خاندان کے لیے زندہ ہے اور خاندان کی غیرت کی خاطر یا تور مرتبی ہے یا اس کو مارديا جاتا ہے۔ یہاں خود اپنی ذاتی زندگی بسر کرنے کا حق اس کو حاصل نہیں۔ وہ بمیشے اس قربانی اور اس امید پر پورتی اترتی ہے جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔ وہ بر مصیبت صبر سے برداشت کرتی ہے اس لیے کہ اس کا مرد بندوق کی زبان سے بات کرتا ہے۔ احتجاج اور بغاوت کرکے وہ اس آگ کو لگانا نہیں چاہتی۔ جس کو ختم ہوتے ہوئے صدیاں لگ جاتی ہیں۔ وہ خونی جنگوں میں اپنے غیروں اور پیاروں کو موت کے منہ میں دھکیلنا نہیں چاہتی۔ اپنے نازک بدن پر طوفان کا راستہ روکے ہوئے میٹھے میٹھے صاف شفاف پانی کے چشمے کی طرح امن کو مقصد بنائے ہوئے بہتی چلی جاتی ہے تا کہ اس معاشرے کا توازن بگزرنے نہ پائے۔“<sup>(12)</sup>

داکتر شاہ جہان صاحب ہم پشتوه بُنْحَه د نورو تہذیبونو د بنخی نہ منفردہ گئی او د هغی د ایثار ، وفا ، قربانی او محت مثال ورکوی۔ هغه دی لر کبندی لیکی!

”ننگ ناموس پت پشتو او وفا د پشتوی معاشری بنیادی اقدار دی۔ پشتوں کہ هر څه وي خو ننگ ناموس پت پشتو او وفا په هیڅ شان نه پریبردی۔ پشتوں دا اقدار د خپل ژوند نه هم زیات قبمی گئی۔ پشتو میرمنو ته هم دا انداز بی شانه ګران دے۔ په پشتو میرمنو کبندی چی د ننگ ناموس پت پشتو او وفا کوم او صاف موجود دی۔ د زمکی په مخ د یو قوم په میرمنو کبندی بہ هم شاید چی نه وي۔ د مغربی قومونو په کورنی ژوند کبندی د ناقلاړتیا سبب هم دده اوصافو نیشنوالے دے۔ وئیلے شي چی پشتوی میرمنی د پلار د کوره په سره ډولی کبندی اوچی او یا د خاؤند د کوره په سپینه ډولی کبندی۔“<sup>(13)</sup>

خو هر کله چی د بنخی دغه عزت ، ناموس او حیا د منفی او ناپیرو روئیو بنکار شي نو په پشتوں سماج کبندی د بنخی دغه مثبت روئیه هم د جبر بنکار شي۔ داکتر انتیا اعظم د پشتو په افسانوی ادب کبندی د بنخی په اولسی مقام او کردار د پی ایچ دی تحقیقی مقالہ لیکلی ده۔ هغه په دغه مقالہ کبندی د پشتو تولانی نمائندہ بنخی دغه ننگ ناموس او وفا ته اشاره کوی او لیکی!

”د پشتوں قام په فطرت کبندی بدی او بنېگره ، بنہ والے او خراب والے ، نرمی او گرمی ، دوستی او دبمنی ، مینه او نفرت له اوله راسی په انتهائی شکل کبندی لیدلے او موندلے شي۔ د انتہا پسندی دا خصلت د پشتوں په خته کبندی اغږلے شوے دے۔ په تبره تبره د خپلی لویی او انانیت جذبات د سرکشی تر حده هم په انفرادی ډول او هم په قبليو توګه د اولی ورخی نه پکبندی موجود دی۔ د لاری بري د احساس دغه لویه کشاله کبندی د دوی د پرو جنو یوه نه ختمیدونکي سلسله جوره شي او د ننگ ، عزت او ناموس په نوم دوی په خپلو کبندی د ډوبل د وینو تبری شي۔ په دغه عمل کبندی د دوی کورونه او خاندانونه تباہ شي خو د شکست او ماتی هر یو تکے د دوئ د عزت نفس په لغت کبندی د سره ھیو موندے نشي۔ په غلط او منفی انداز کبندی د عزت او ناموس دغه تصور په هغه ځائے کبندی یو دې خطرناک شکل اختیار کری کله چی دی سره د ”بنخی“ ذات و تریلے شي۔ پشتوں کہ یو خوا بنخه یو بنکته او کمزورے مخلوق گئی نو بل خوا هم دغه کمزورے ذات د هغه د پاره د ناموس یوہ ڈبره لویه مسئلہ هم ده او هغه د خپلی خور لور لپاره د بل له لوري د سپیچلی مینی پاک نظر قبلو تو هم نه جو پیروی۔“<sup>(14)</sup>

دغه لیکواله داکتر انتیا اعظم د بنخو د حیا ، ننگ او ناموس سره د بنخو د تعلیم او ټولنیز قدغن خبره هم کوي او وراندی لیکی!

”په پشتوی معاشرہ کبندی د بنخی حیا او پرده د عزت او ناموس د تولو نه لویه نخبنه او علامت ګنلے شي او په دغه حساب د پېغلو او زلمو تر مینھ د بی لوٹه او پاکی مینی څرګندېل هم (د واده نه مخکبندی) یو بی معافی جرم حسابیری چی د هغی د بخښنی ھیو په دی سوسائٹی کبندی خه ګنجائش نشته۔ له دغی کبله تر او سه پوری په روایت پرستو کورنو کبندی (د تعلیم په غرض هم) د چینکو د کور نه بھر وتلو ته په تردد او شک منو ستړو ګتلے شي۔“<sup>(15)</sup> او بیا دغه لیکواله چی پخپله هم د پشتوں سماج یوہ تعلیم یافتہ بنخه ده هغه پخپله فصله کوي او دی لر کبندی وراندی لیکی چی!

”که د انصاف په سترګه ورته وکتے شي نو د سرو په شان تعليم د بنخو یو بنیادی حق دے - خو د پاکستان د جورېدو نه پس هم په دغه میدان کښي هم د بنخو اکثربت له دېرو وجوهاتو له کبله وروستو پاتي دے - د سرو د برا لاسی په دغه روایتی معاشره کښي بنخه د خپل ثانوي حیثیت له کبله د تعليم له حقه هم محروممه ساتلي شوي ده - په بشارونو یا بشارونو ته ورجو ختنو سيمو کښي دا حالت قدری بهتر دے خو د کليوالو او غرئيزو علاقو جينکو کښي به دېري کمی داسي بختوري وي چې هغوي ته د غوره او اعليٰ تعليم موععي په لاس ورشي - او د تعليم د نشتوالي له کبله زمونر دن دور نالوستي جينکي که یو خوا د کمتری د احساس له کبله د سرو په مخکښي سر پورته کولے نه شي نو بل خوا دن اعليٰ تعليم یافته بنخه هم ھان د هغوي سره په دغه جارحانه رویو کښي ھان په یو رنگ شريکي گني او په هر بگر کښي د عدم تحفظ ناري وهي“<sup>(16)</sup>.

ددغو پورته ورکړے شوو حوالو که جائزه واحسته شي او په دی حقله غور وشي نو دي نتيجي ته رسيدل اسان دي چې په پښته تولنه کښي بنخه هر خو که د ھنو قدغنونو او پابندو بشکار ده خو دا هم ھرگزنه ده چې د پښتون سماج بشخه د نورو ټولنو د بنخو نه بيل ، ھانګړے او منفرد کردار لري - پښته بنخه زياته د ننګ ناموس او حیا پیکر هم د خو ورسره زياته د محت مشفت ، ايثار ، فريبانۍ او وفا علامت هم ګنلې شي - پښته بشخه که د جمال هنداره ده نو ورسره د جلال نمائنده هم - پښته بشخه که نزاکت لري نو ورسري د جرات ترجمانه هم ده - پښته تولنه کښي که په بنخو د سرو له خوا د جبر او شدت تاثير ليدے شي نو ورسره د بنخو د وفا او برداشت تصویر هم ليدے شي - غرض دا چې په پښتون سماج کښي د بنخې د نفسيايو کردار ، مقام او حیثیت گن اړخونه او رنګونه ليدے شي او دددغو تولو اړخونو او رنګونو ترجماني په پښتو ادب کښي شوي ده چې په راروانو بابونو کښي به ئي جائزه اخسته شي -

## حوالى

- رفيق ، سعيد احمد ، پروفيسر ، بنت حوا ، روبي پيلشرز کوئٹه ، اكتوبر، ۲۰۰۱ء ، ص ۷
- ايضاً ، ص ۲۳۴
- ايضاً ، ص ۴۵ ، ۴۶
- ايضاً ، ص ۴۶ ، ۴۷
- ناصر ، نصیر احمد ، ڈاکټر ، سرگذشت فلسفه ، فيروز سنز کراچی، ۱۹۹۱ء ، ص ۲۷۵
- ايضاً ، ص ۳۷۵
- انوار الحق ، سيد ، پشنتون عورت ، مشموله ، اٹک کے اس پار ، (س ن)، ص ۳۹۵
- ايضاً ، ص ۴۹۷ ، ۴۹۸
- ايضاً ، ص ۴۹۸ ، ۴۹۹
- بانو ، زيتون ، پروفيسر ڈاکټر سلمي شاهين ، تورسري ، پښتو اکيديمي پښبور یونيورستي ، ۲۰۰۵ء ، ص ۲
- ايضاً ، ص ۲
- ايضاً ، ص ۵
- شاه جهان ، پښتو ادب کښي د ميرمنو برخه ، پښتو اکيديمي پښبور یونيورستي، ۱۹۹۳ء ، ص ۲۸ ، ۲۹
- انيتا اعظم ، ڈاکټر ، د پښتو په افسانوي ادب کښي د بخخي اولسي مقام او کردار ، محکمه ثقافت خير پختونخوا ، ۲۰۱۰ء ، ص ۲۱ ، ۲۲
- ايضاً ، ص ۴۱
- ايضاً ، ص ۴۹